نوتصنیف مرثیہ

بیان شہادت حضرت امام ہمام سیدنا حسین علیہ السلام

(۱)

محمد حبیب اللہ وفا۔ بی، ڈی، ایچ

معنف، بہتر شہید، جام شہادت، شمیم وفا۔ آصف نامہ

ترجمہ پارۂ الحمد۔ منظوم

ہدیہ ۳؍

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محشر کی سرزمین زمیں کربلا کی ہے   گرمی شدید تر ہے تمازت بلا کی ہے
اک آگ مشتعل ہے وہ حالت فضا کی ہے   دوزخ کا شعلہ موج سراسر ہوا کی ہے
شدت پذیر گرمی بلا کی ہے الاماں
جس کے اثر سے ہے تپ لرزہ میں آسماں

منہ سے نکلنا آگ غضب کا ہے سامنا   جل جل گئے مثل داغ سینہ دل جگر ہوا
اک غسل آتش عرق جسم بن گیا   جینا وہاں جان ہوا ہر جاندار کا
گرمی فضا میں ہے وہ شرر التہاب کے
اڑتے ہوئے پرندے ہیں ٹکڑے کباب کے

مثل تنور گرم ہیں طبقے زمین کے   جگنو کی طرح ذرے زمیں کے چمک اٹھے
نقش قدم سے آگ کے شعلے بھڑک اٹھے   پیدا شرارے گرمی رفتار سے ہوئے
کربل گرم گرمی کا بازار ہو گیا
شعلے وہ بھڑکے چرخ دھواں دھار ہو گیا

تھا اک سو بیس درجے پہ پارہ چڑھا ہوا   یا آفتاب حشر سوا نیزے پہ آگیا
تھا آگ کا دھواں جو زمیں کا غبار تھا   بھٹی تھی گرم آگ کی تودہ جو تھا خاک کا
جس وقت شرح حالت گرمی رقم ہوئی
بھرپور آبلوں سے زبان قلم ہوئی

سنسان دشت جس میں شجر تھے نہ سایہ دار — تھی جس میں نام کو بھی نہ آبادی کی بہار
مونس کوئی نہ تھا کوئی غمگسار — ہر سمت بیکسی کا اک عالم تھا آشکار
نہر فرات لیتی تھی لہریں وہ زور سے
گونج اٹھا دشت لشکر اعدا کے شور سے

آمد یہاں ہے سبط رسالت مآب کی — زہرا کے لعل کی پسر بوتراب کی
تفسیر ناطق اتری ہے ام الکتاب کی — بے نور جس کے آگے ضیا آفتاب کی
آنکھیں بچھی ہیں رستے میں شائقین کی
آتی ہے کربلا میں سواری حسینؑ کی

انصار بھی ہیں اور ہیں اصحاب ذی وقار — قاسم ہیں ساتھ اور ہیں عباس نامدار
اکبر ہیں ساتھ اور علی اصغر سا شیر خوار — اہل حرم ہیں ہمرہ سلطان دیندار
ہے مختصر سا قافلہ سبط نبی کے ساتھ
مجمع ہے جاں نثاروں کا ابن علی کے ساتھ

تعداد فوج اشقیا بائیس ہزار ہے — سامان حرب و ضرب وہاں بے شمار ہے
ہر اک مئی غرور سے مست خمار ہے — بے خود ہیں ایسے دل پہ نہ کچھ اختیار ہے
تیغیں تُلی ہوئی ہیں تو خنجر کھنچے ہوئے
قتل حسینؑ پہ ہے لعیں سب تلے ہوئے

اے شاہد کلام تو اپنی پھبن دکھا — حُسن بیاں کو آج بطرزِ حَسن دکھا
لے کلک گل فشاں تو شگفتہ چمن دکھا — اے تیغ فکر جوہر شعر و سخن دکھا

لفظوں سے حسن حُسنی کی اس طرح دید ہو
بے پردہ جیسے یار ہو یا ماہ عید ہو

طبع رسا کا آج ارادہ ہی اور ہے   پیش نظر اک عالم بالا کا دور ہے
انداز ہے عجیب نرالا ہی دور ہے   حیرت کا یہ مقام ہے یہ جائے غور ہے

طبع رسا بھی آج کس اوج بیاں پہ ہے
گویا زمین سخن کی چڑھی آسماں پہ ہے

لیلائے شب کا گیسوئے شبگوں ادھر کھلا   دوبی سیہ سے عالم ظلمات کا پتا
ظلمت کی چھا گئی ہے دھواں دھار اک گھٹا   ڈنکا جہاں میں آمد واللیل کا بجا

ظلمت کے پردے ارض سے تا بر فلک گئے
پژمردہ غنچوں کی طرح اختر چمک گئے

شب عاشورہ امام اور اصحاب کی عبادت

حضرت اور اہل بیت اور اصحاب آپ کے   شب بھر بصد خلوص عبادت گذار تھے
شکر و سپاس باری میں مشغول سب کے سب   لو لگ گئی تھی بارگہ بے نیاز سے

جس کا نہیں جواب وہ صابر حسین ہیں
مالک کی بات بات پہ شاکر حسین ہیں

سورج جو نکلا لشکر انجم ہوا فرار   کرنیں تھیں یا چمکتی تھی شمشیر آبدار
اور اشقیا سجاتے تھے میدان کارزار   نقارے بجتے جاتے تھے باجوں کی تھی پکار

تیغیں کھنچی تھیں بادشہ کائنات پر
اڑتی تھی فوج شام کی نہر فرات پر

حضرت نے اپنے خطبے سے حجت تمام کی — شامت جو آئی وہ نہ گئی فوج شام کی
دل میں ہوس لعینوں کے تھی انتقام کی — کب سنتے تھے حسین علیہ السّلام کی
قسمت میں اُن کے لکھی تھی سختی عذاب کی
دنیا میں اور دین میں مٹی خراب کی

حضرت نے دیکھا جنگ پہ آمادہ ہیں لعیں — اب تو بغیر جنگ کے تدبیر کچھ نہیں
داخل ہوئے حرم میں نصائح بہت کیں — ہٹنے نہ پائے صبر و رضا سے قدم کہیں
دنیا گزر ہی جائے گی ناپائدار ہے
عقبیٰ ہمارے واسطے دار القرار ہے

عباس چل بسے علی اکبر سا نوجواں — آئے گی اب شبیہ محمدؐ نظر کہاں
قاسم ہوئے ہیں راہی فردوس الاماں — گویا ابھی یہ ٹوٹ پڑا غم کا آسماں
منظور ہے مجھے جو مشیت خدا کی ہے
منزل پسند مجھ کو بھی صبر و رضا کی ہے

نکلے حرم سے اصغر معصوم کو لئے — ساری زمین گونج اُٹھی شور و شین سے
اک تیر مارا حرملۂ نابکار نے — بہنے لگا لہو ملی اصغر کے حلق سے
معصوم کا یہ حال ہو گیا یہ ستم نہیں
یارب یہ بچہ ناقۂ صالح سے کم نہیں

اصغر کی لاش لائے حرم میں جو شاہ دیں — شور و بکا سے لرزہ براندام تھی زمیں
ام ولد سراپا تھی غمگین اور حزیں — عالم تھا ایک سکینہ کا بیخود بنی رہیں

دل اس کا جانتا ہے کہ حال اس کا کیا ہوا
معصوم بچہ گود سے جس کی جدا ہوا

ہل من مبارز کا لعینوں کے غل اٹھا — بجتا تھا زور و شور سے نقارہ جنگ کا
ہوتا رہا وہاں یہ لعینوں کا جمگھٹا — دے دے کے اک یہاں تن تنہا حسینؑ تھا

بائیس ہزار لشکر جرّار تھا وہاں
سامانِ حرب و ضرب کا تیار تھا وہاں

حضرت حرم سے نکلے اک عالم عجیب تھا — سیدانیوں سے شور و بکا دمبدم اٹھا
حیرت سے مثل آئینہ چہرہ بھی شاہ کا — سب تک رہی ہیں حرف نہ منہ سے نکل سکا

حضرت کی اب رکاب کو تھامے کوئی نہیں
وقت اخیر کون سنبھالے کوئی نہیں

حضرت امام کی جنگ کا ارادہ

ہے اسپ ذوالجناح سواری میں شاہ کی — حضرت کے زیب دست ہوئی ذوالفقار بھی
جس سے عیاں ہے شوکت خیبر کشا ہوئی — یا ہیں سراپا مظہر انوار ایزدی

رفتار ذوالجناح سے محشر بپا ہوا
درہم جہاں میں طبقۂ ارض و سما ہوا

تلوار ہے کہ برق جہندہ ہے تابدار — ہوتی ہے ایک پل میں جو کے جگر کے پار
دوزخ میں جھونک دیتی ہے یہ تیغ شعلہ بار — تیغ اجل کی بار ہے اس کا ہر ایک وار

بچ جائے جس کی زد سے کوئی وہ حسام کیا
قہر و غضب خدا کا ہے اس میں کلام کیا

تنہا حسینؑ لاشوں کا اک ڈھیر سامنے　　اتنے میں اک سوار جو آیا مدینے سے
بعد از سلام خط دیا شہ کو سوار نے　　اہلِ حرم میں شاہِ دیں اس خط کو لیگئے

تحریر تھی وہ فاطمہؑ صغریٰ کے ہاتھ کی
بوند آنسوؤں کی جا بجا اس پہ پڑی ہوئی

مضمون خط کا سنتے ہی کہرام مچ گیا　　اہلِ حرم سے گریہ و زاری کا غل اٹھا
تلقین کر کے صبر کی نکلے شہِ ہدا　　قتلِ حسینؑ کے لئے تھا شور اشقیا

فرضِ نماز عصر میں وقفہ نہ ہونے پائے
قتلِ حسینؑ میں کہیں عرصہ نہ ہونے پائے

سجادؑ آکے شاہ کے قدموں پہ گر پڑے　　کرنے لگے یوں عرض امام حسینؑ سے
لِلّٰہ اجازت آپ مجھے رن کی دیجئے　　مرنا مجھے پسند ہے بس ایسے جینے سے

پھر زین العابدین کو لائے حرم میں شاہ
بے اختیار رونے لگے کھینچی ایک آہ

بیٹا یہ انا جان کی پروا نہیں تجھے　　آمادہ ہو گیا ہے تو مرنے کے واسطے
کچھ غور و فکر کر کے ذرا یہ بھی سوچ لے　　ہے کون ایسا اہلِ حرم کی خبر جو لے

آلِ نبیؐ کی نسل کا تجھ سے قیام ہے
سادات کا جہاں میں تجھ سے ہی نام ہے

بائیس ہزار فوج لعینوں کی الاماں　　ڈوبے ہوئے تھے سارے ضلالت میں بیگماں
توفیق صرف حُر کو ہوئی ہے خدا کی شان　　جاگ اٹھا اس کا طالع خوابیدہ ناگہاں

حُر آکے شاہِ دین کے قدموں پہ گر پڑا
مانگی معافی معترفِ جرم بھی ہوا

شہ نے کہا کہ توبہ کا در ہے کھلا ہوا　　اللہ عفو کر دے گا جو کچھ ہوئی خطا
دونوں جہاں میں حُر ہے تو اس میں کلام کیا　　شامل ہے تجھ پہ رحمت افضال کبریا

کہنے سے شہ کے ہمت حُر اور بڑھ گئی
اک جوش اٹھا جرأت حُر اور بڑھ گئی

[illegible]
[illegible]
[illegible]

تیغ دو دم کو کھینچ کے ان کی طرف بڑھا — میدان سارا نظروں میں بچوں کا کھیل تھا
سمجھایا ان لعینوں کو بے حد و انتہا — نخوت میں مست سب تھے اثر کچھ نہیں ہوا
پھر حملہ کر کے زور سے ناچار کر دیا
جو آیا سامنے اسے فی النار کر دیا

تلوار تھی چمکتی کہ اک کوندتی تھی برق — کرتی تھی ہر لعیں کو سراپا لہو میں غرق
گردن اڑاتی تھی کبھی کرتی قطع فرق — پر اس کی چال میں کبھی آتا نہیں تھا فرق
غل اٹھا رن میں جلد لو اب اپنا انتقام
اس میں ہماری خیر ہے کام اس کا ہو تمام

حر تھا اکیلا فوج میں بے طرح گھر گیا — ہو کر شہید گلشن فردوس جا بسا
توفیق حق تھی شاہ کی تھی پر اثر دعا — پائی شہادت اختر قسمت چمک اٹھا
اہل جہاں میں اس کی شجاعت ہے یادگار
تا روز حشر اس کی شہادت ہے یادگار

اولاد اقارب اور صحابہ حسینؑ کے — ہو کر شہید گلشن فردوس جا بسے
منجملہ شاہ دین بھی تن تنہا رہ گئے — سارے لعین دفعتہً حضرت پہ پل پڑے
کیونکر نہ روئیں ہم فلک بد سرشت کو
پامال کر دیا گل باغ بہشت کو

حضرت کا جسم زخموں سے چھلنی سا ہو گیا — نیزے کا اور تیر کا تھا زخم تیغ کا
اتنے تھے زخم گل کے برابر نہیں تھی جا — پینتیس زخم گالوں پہ تھے شہ کے برملا
زخموں سے دست و پا شہ والا کے شل ہوئے
گھوڑا سوار دونوں نظر سے اوجھل ہوئے

شمر لعین قتل پہ شہ کے تلا رہا — اس کام میں لعین بڑا اقدام کر گیا
بیٹھا ہوا جب کٹنے کو سر شاہ نے کہا — ظالم دے آخری مجھے موقع نماز کا

درگاہ بے نیاز میں عرض حسین تھی

ہاں ہو وضو کو بھی نہ تھا پانی کی بوند بھی

مشکل کے ساتھ ہو چکے فارغ نماز سے — اُف تک نہ کی زبان سے صابر بلا کے ہے

ایوب کا بھی صبر ہے کیا ان کے سامنے — صبر و رضا میں آپ ہی اپنی نظیر تھے

بھیجو درود مومنو! صابر حسینؑ پر

ہیم سلام لاکھوں ہوں شاکر حسینؑ پر

پھر شمر نے کیا تن اطہر سے سر جدا — راہ خدا میں بار امانت اُتر گیا

اللہ رے حسینؑ کا یہ دل یہ حوصلا — امکان سے تھا دور وہ سر معرکہ کیا

ثابت کر دکھا دیا مشیت حق سے امام نے

رکھ لی ہے لاج دیں کی امام ہمام نے

کمسن سا لڑکا وہ بھی ہے بیمار و ناتواں — ہیں جس کے دل پہ زخم بہتر کے بیگماں

حضرت کی لاش اٹھانے کی تاب و تواں کہاں — عالم تھا بیکسی ہی کا چھایا ہوا وہاں

اہل حرم میں رونے سے شور و بکا ہوا

پھر کربلا میں شور قیامت بپا ہوا

لاکھوں سلام فدیۂ راہ خدا پہ ہو — لاکھوں سلام بادشہ کربلا پہ ہو

لاکھوں سلام سبط رسول خدا پہ ہو — لاکھوں سلام ابن علی مرتضیٰ پہ ہو

لٹ کر چلا ہے قافلہ یثرب کا شام کو

حسرت جلو میں روتی ہے ناموس امام کو

تمت

سلام

اے شہ کربلا سلام علیک　　تاجِ صبر و رضا سلام علیک
اے جگر گوشۂ رسول اللہ　　مظہرِ مصطفا سلام علیک
قرۃ العینِ فاطمہ زہرہ　　پسر ابن مرتضا سلام علیک
راکبِ دوشِ احمدِ مرسل　　زورِ دستِ خدا سلام علیک
راہ مولیٰ میں سر دیا تو نے　　فدیۂ کبریا سلام علیک
کی ہے وقت قضا نماز ادا　　اے شہِ اتقیا سلام علیک
اے غریبِ دیارِ تشنہ دہن　　حسرتا حسرتا سلام علیک
پار اسلام کا ہوا بیڑا　　تجھ سے اے ناخدا سلام علیک
بھائی بیٹے بھتیجے قتل ہوئے　　اے شہیدِ جفا سلام علیک
تو ہے ذبح عظیم کی تفسیر　　اے رضائے خدا سلام علیک
روحی، قلبی، فداک، یا سید　　یا امام الہدا سلام علیک
ذکر میں تیری خون فشاں آنکھیں　　شمع بزم عزا سلام علیک
زیب تن خلعتِ شہادت ہے　　شہ گلگون قبا سلام علیک
ہر زباں پہ ہے ہائے ہائے حسین　　باعث صد بکا سلام علیک
شہ کی خدمت میں عرض کرتا ہے　　خادم باوفا سلام علیک

مطبوعہ اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدرآباد